

## 22466- عمر بھر میں ایک بارچ کرنے کی مشروعت میں حکمت

سوال

مسلمانوں پر عمر بھر میں کم از کم ایک بارکہ مکرمہ کی زیارت کرنا کیوں ضروری ہے؟

پسندیدہ جواب

حمد کے بعد : ہم مسلمانوں کو اس بات پر فخر اور شرف حاصل ہے کہ ہم اس اللہ واحد و صمد کے بندے و غلام ہیں جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے، اور وہ ہمارا رب و پروردگار ہے، اس کے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں، اسی لیے ہم اپنے رب کریم کے احکام و اوامر کو بجالانے میں کسی بھی قسم کی حیل و حجت سے کام نہیں لیتے بلکہ جو کچھ بھی ہمارا رب ہمیں حکم دیتا ہے ہم اسے انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں، کیونکہ ہمیں علم ہے کہ ہمارا رب حکیم ہے جس کی حکمت سے زیادہ کسی کی حکمت نہیں ہو سکتی، اور ہمیں علم ہے کہ وہ حکیم ہے جس کے سوا کوئی رحم کرنے والا نہیں ہے وہ اپنی حد و تعریف کے ساتھ پاک ہے، اسی لیے ہم اس سے ایسی محبت کرتے ہیں جو ہم پر اس کے بر اس حکم کی اطاعت لازم کرتی ہے جس کا وہ ہمیں حکم دیتا ہے اگرچہ اس حکم میں ہم پر مشقت ہی کیوں نہ ہو، ہم اس کے دیے گئے حکم کی بجا آوری میں فخر اور سعادت و راحت محسوس کرتے ہیں۔

اور جب کوئی انسان کسی دوسرے انسان سے محبت کرتا ہو تو وہ اس کی خدمت کرنا پسند کرتا ہے، اور بعض اوقات تو اسے اس سے خوشی و سعادت حاصل ہوتی ہے، تو پھر اس اللہ تعالیٰ و مالک اور عظیم الشان رب کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے ہمیں پیدا فرمایا یہ جو کچھ ہمارے سامنے نعمتیں میں اُسی کی عطا ہے۔ اُس کے لیے اعلیٰ مثالیں ۔ ہم نے اپنے پروردگار کو بہرچیز کا حساب دینا ہے، چنانچہ ہمیں اللہ کا بہر حکم مانتے ہوئے اس پر جلد عمل کرنا ضروری ہے، شاند کہ ہم اس اللہ کی عظیم نعمتوں کا تھوڑا بہت شکر ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں، حقیقت یہ ہے کہ ہم اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے یہ قلیل اعمال بھی قبول فرمائیں گے اس کے بدے میں ہمیں بہت زیادہ اجر و ثواب عطا کرتا ہے۔

مثلاً : (ج کوہی لیں) اگر کوئی مسلمان شخص ج کی ادائیگی اپنے رب کے مطلوبہ طریقہ پر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ معاف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنے اس عمل کو سنگین مخالفتوں کا مرتبہ ہو کر ضائع نہ کر دے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

اس امت پر اللہ تعالیٰ کی کچھ زیادہ رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی اطاعت کو استطاعت پر ملکن کیا ہے، کہ جب بندے میں استطاعت و طاقت ہو تو اس پر مطلوبہ عمل کی ادائیگی واجب ہوگی و گردنہ اس سے وہ عمل ساقط ہو جائے گا اور وہ معذور شمار ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (لَا يَنْكِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)

۔ (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا)۔ البقرہ (286)

یعنی اس کی طاقت کے مطابق ہی حکم دیتا ہے۔

اور پھر خاص کر ج۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّا سِنْجَنَتْ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا)

۔ (اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف استطاعت رکھتے ہیں بیت اللہ کا حج فرض کر دیا ہے)۔ آل عمران (97)

اور یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر عمر بھر میں صرف ایک ہی بار حج کی ادائیگی فرض کی ہے تاکہ ان پر مشقت نہ ہو، لیکن جس کے پاس قدرت و استطاعت ہو اسے بار بار حج و عمرہ کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

اس کے بارے میں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ج و عمرہ لگاتار کیا کرو اس لیے کہ یہ فقر اور گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لو ہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے) سنن نسافی (2/4) یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ البانی نے المسنون الاحادیث الصالحة (1200) میں کہا ہے۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ عظیم عبادت اس لیے مشرع کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تنظیم کریں اور کبریائی بیان کریں اور اس کی نعمتوں اور عظیم فضل پر اس کا شکر ادا کریں، لہذا بیت اللہ کے طواف کا مقصد ان پتھروں کے ارد گرد صرف گھومنا ہی نہیں بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ :

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس اس کے سات چھر لگانے کا حکم دیا ہے لہذا ہم اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے سات چھر ہی لگاتے ہیں اور اس سے زیادہ نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی کمی کرتے ہیں بلکہ ہم وہ کرتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ ہم اس کے سامنے عاجز اور ذلیل بندے ہیں لہذا ہم اس کی کبریائی بیان کرتے ہیں اور اس کی تنظیم کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے ہیں، اس کی عبادت کرنا ہمارے لیے شرف ہے، کیونکہ بست سے لوگ مختلف معمودان بالطلہ کی پرستش کرتے ہیں، بلکہ ان میں سے کچھ تو اپنی ذات یا شوست کے پرستار ہیں۔

اسی طرح حج کے سارے اعمال اور مناسک میں ہے بلکہ ان ساری عبادات میں بھی اسی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مشرع کی ہیں، چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں اس عظیم الشان دین سے نوازا ہے۔

پھر آپ اس عمر میں حج کے بارے میں سوال کرنے کا اہتمام آپ کی دینی تعلیم اور معرفت کی حوصلہ کی نشاندہی کرتا ہے، لہذا ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اسلام کے بارے میں مزید تعارف و تحقیق کریں اور پڑھیں تو خود بخود ہی آپ کلیئے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ دین اسلام ہی فطرتی دین ہے جو آپ کے خالق، رازق، عظیم رب، جسکے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں اُسکی رضامندی کی راہ کی طرف لے چلے گا۔

اسی مناسبت سے آپ یہ بھی جان لیں کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی اور اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں آسمان سے نزول فرمائیں گے اور بیت اللہ کا حج بھی کریں گے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان بھی کریں گے۔

اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے، اس کے بارے میں ہمارا ایمان ایسا ہی ہے جس طرح ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ دن میں سورج نکلا ہوتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابن مریم علیہ السلام وادی روحاء سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ہی تلبیہ کہیں گے) مسلم (1252)

"یہلن" کا معنی ہے کہ وہ حج اور عمرہ یادوں کا تلبیہ پکاریں گے، اور "روحاء" اکھہ اور مدینہ کے مابین ایک جگہ کا نام ہے۔

بم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کے سینہ کوہدایت کے لیے کھول دے۔ آمین۔